احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 3 مئی 2003ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 3 مئی 2003ء 1424 ہجری-3 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 97

نور محمدیؐ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ سے فرمایا-

اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تمہارے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا کیا-

(شرح المواھب اللدنیہ جلد 1 ص 27 دار المعرفہ بیروت 1993)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

محمدؐ جامع جمیع کمالات

آپؐ کا نام اسی لئے محمد ہے کہ اس کے معنی ہیں' نہایت تعریف کیا گیا- محمد وہ ہوتا ہے جس کی زمین و آسمان پر تعریف ہوتی ہے- بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ دنیا کے لوگوں نے ان کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھا انہیں ذلیل سمجھا اور بخیال خویش ذلیل کیا' لیکن آسمان پر ان کی عزت اور تعریف ہوتی ہے- وہ خدا تعالیٰ کے حضور راستباز ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ دنیا ان کی تعریف کرتی ہے- ہر طرف سے واہ واہ ہوتی ہے' مگر آسمان ان پر لعنت کرتا ہے- خدا اور اس کے فرشتے اور مقرب اس پر لعنت بھیجتے ہیں- تعریف نہیں کرتے- مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زمین و آسمان دونوں جگہ میں تعریف کئے گئے اور یہ فخر اور فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ملا ہے- جس قدر پاک گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا وہ کسی اور نبی کو نصیب نہیں ہوا- یوں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی کئی لاکھ آدمیوں کی قوم مل گئی' مگر وہ ایسے مستقل مزاج یا ایسی پاکباز اور عالی ہمت قوم نہ تھی جیسی صحابہ کی تھی- رضوان اللہ علیہم اجمعین- قوم موسیٰ کا یہ حال تھا کہ رات کو مومن ہیں تو دن کو مرتد ہیں- آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہؓ کا حضرت موسیٰؑ اور اس کی قوم کے ساتھ مقابلہ کرنے سے گویا کل دنیا کا مقابلہ ہو گیا- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو جماعت ملی وہ ایسی پاکباز اور خدا پرست اور مخلص تھی کہ اس کی نظیر کسی دنیا کی قوم اور کسی نبی کی جماعت میں ہرگز پائی نہیں جاتی- احادیث میں ان کی بڑی تعریفیں آئی ہیں- یہاں تک فرمایا- اللہ اللہ فی اصحابی اور قرآن کریم میں بھی ان کی تعریف ہوئی- یبیتون لربھم- (الفرقان: 65)

موسیٰؑ کی جماعت جن مشکلات اور مصائب طاعون وغیرہ کے نیچے آئی- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت اس سے ممتاز اور محفوظ رہی- اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور انفاس طیبہ اور جذب الی اللہ کی قوت کا پتہ لگتا ہے کہ کیسی زبردست قوتیں آپؐ کو عطا کی گئی تھیں' جو ایسا پاک اور جانثار گروہ اکٹھا کر لیا- یہ خیال بالکل غلط ہے جو جاہل لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یونہی لوگ ساتھ ہو جاتے ہیں- جب تک ایک قوت جذب اور کشش کی نہ ہو' کبھی ممکن نہیں ہے کہ لوگ جمع ہو سکیں- میرا مذہب یہی ہے کہ آپؐ کی قوت قدسی ایسی تھی کہ کسی دوسرے نبی کو دنیا میں نہیں ملی- اسلام کی ترقی کا راز یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت جذب بہت زبردست تھی اور پھر آپؐ کی باتوں میں وہ تاثیر تھی کہ جو سنتا تھا وہ گرویدہ ہو جاتا تھا- جن لوگوں کو آپؐ نے کھینچا' ان کو پاک صاف کر دیا-

(ملفوظات جلد دوم ص 59)

نماز جنازہ حاضر و غائب

- حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 اپریل 2003ء کو بیت الفضل لندن میں ایک بجے دن مندرجہ ذیل دو حاضر جنازے پڑھائے۔
- مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ جو مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی اہلیہ تھیں۔ اور حضرت منشی کرم علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی تھیں۔ مورخہ 28- اپریل بروز سوموار بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ نہایت مخلص اور دعا گو خاتون تھیں۔ موصیہ تھیں۔ جنازہ و تدفین کیلئے ربوہ لے جایا جائے گا۔ مرحومہ مکرم مہاشہ نصیر احمد ظفر صاحب اور مکرم مہاشہ محمد احمد صاحب اور مکرمہ ثریا غازی آف کرائیڈن کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین
- مکرمہ نصرت افضل بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید بھٹی صاحب آف ملٹن کینز مورخہ 27- اپریل بروز اتوار کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور جنازہ و تدفین کیلئے ربوہ لے جایا جائے گا مرحومہ کے بیٹے مکرم عامر بھٹی صاحب جماعت ملٹن کینز کے صدر ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے پسماندگان کو راضی برضا رہنے کی توفیق دے۔ آمین

جنازہ غائب

- مکرمہ استانی صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ فاضل 15- اپریل 2003ء کو قادیان میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نہایت مخلص، وفا شعار اور دعا گو خاتون تھیں۔ 40 سال تک صدر لجنہ قادیان منتخب ہوتی رہیں۔ 45 سال تک نائب صدر لجنہ بھارت اور 28 سال نصرت گرلز سکول کی ہیڈ مسٹرس کے طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق بھی پائی۔ ان کے صاحبزادے مکرم سعادت احمد صاحب جاوید آجکل قادیان میں ایڈیشنل ناظر امور خارجہ کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ہمیشہ خود ان کا نگہبان ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دور خلافت سے قبل آپ کے حالات اور خدمات

مرتبہ ابن رشید

(6)

11 اپریل 1981ء آپ کی صاحبزادی فائزہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ۔حضور نے دعا کروائی۔

16 اپریل 1981ء جہلم شہر میں مجلس مذاکرہ میں شرکت۔

10 مئی 1981ء نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ چوہدری حمید اللہ صاحب کی بیرون ممالک کے دورہ پر روانگی سے قبل دعائیہ تقریب سے خطاب۔

15 مئی 1981ء مجلس انصار اللہ کرتو ضلع شیخوپورہ کے سالانہ اجتماع میں شرکت خطاب اور مجلس سوال و جواب۔

22 مئی 1981ء دورہ سمبڑیال خطاب اور مجلس سوال و جواب۔

29 مئی 1981ء رائے پور ضلع سیالکوٹ میں خطاب اور حضور کی تحریک کے مطابق ہر گھر میں تفسیر صغیر مہیا ہونے کے لئے احباب کو تلقین۔

7تا9 جون 1981ء رمضان میں بیت مبارک ربوہ میں درس قرآن۔

10 جون 1981ء نھاہے والی ضلع شیخوپورہ میں مجلس مذاکرہ۔

29 جولائی تا2 اگست 1981ء بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز فجر درس حدیث دیا۔

22 اگست 1981ء احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے تحت فری کوچنگ کلاس سے اختتامی خطاب۔

25 اگست 1981ء حضور کا پہلا نواسہ پیدا ہوا۔صاحبزادی شوکت جہاں اہلیہ صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا۔

2 اکتوبر 1981ء مجلس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب اور مجلس سوال و جواب۔

11 نومبر 1981ء تخت ہزارہ میں نصیر پور خورد کی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔شام کو تخت ہزارہ میں خطاب اور مجلس سوال و جواب۔

دسمبر 1981ء جلسہ سالانہ پر تقریر بعنوان۔غزوات النبیؐ میں خلق عظیم۔

1981ء خدام الاحمدیہ کے تحت ''مرزا غالب'' کے موضوع پر خطاب۔

23 جنوری 1982ء آل ربوہ بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ کے اختتام پر انعامات تقسیم کئے اور خطاب فرمایا۔

27 جنوری 1982ء احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کی سالانہ تقریب سے خطاب۔

10 مارچ 1982ء دنیاپور ضلع ملتان میں مجلس مذاکرہ میں شرکت۔

27 مئی 1982ء ربوہ میں جلسہ یوم خلافت کی صدارت اور خطاب۔

خلافت ثالثہ میں آپ کی کتاب وصال ابن مریم کی اشاعت ہوئی۔

اور ایک لمبا عرصہ نائب افسر جلسہ سالانہ رہے۔

جون 1982ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی آخری بیماری کے سلسلہ میں اسلام آباد تشریف لے گئے۔حضور کی وفات کے بعد ان کو غسل دیتے وقت اسی کمرہ میں موجود تھے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

(نمبر 252)

خدا کی وحی کا پہلا اور آخری تخت گاہ

جلسہ اعظم مذاہب لاہور 1896ء کے معرکہ آرا خطاب سے ایک پرکیف اقتباس:۔

''عربی کے الفاظ وہ الفاظ ہیں جو خدا کے منہ سے نکلے ہیں اور دنیا میں فقط یہی ایک زبان ہے جو خدائے قدوس کی زبان اور قدیم اور تمام علوم کا سرچشمہ اور تمام زبانوں کی ماں اور خدا کی وحی کا پہلا اور آخری تخت گاہ ہے اور خدا کی پہلی وحی کا تخت گاہ اس لئے کہ تمام عربی خدا کا کلام تھا جو قدیم سے خدا کے ساتھ تھا وہی کلام دنیا میں اترا اور دنیا نے اس سے بولیاں بنائیں اور آخری تخت گاہ خدا کا اس لئے لغت عربی ٹھہری کہ آخری کتاب خداتعالیٰ کی جو قرآن شریف ہے عربی میں نازل ہوئی''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 403)

نہایت دلچسپ مگر حیران کن تعبیریں

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

خداتعالیٰ کے قانون قدرت نے مکاشفات اور رؤیائے صالحہ کے لئے یہی اصل مقرر کردیا ہے کہ وہ اکثر استعارات سے پر ہوتے ہیں''

(ازالہ اوہام صفحہ 405 مطبوعہ 1891ء)

علم التعبیر کے اس مسلمہ سنہری اصول کی رہنمائی میں اب حضرت شیخ عبدالغنی نابلسی حنفی قادری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت 1641ء۔ وفات 1731ء) کی مشہور عالم کتاب تعطیر الانام سے چند نہایت دلچسپ مگر بے حد حیران کن تعبیریں ملاحظہ ہوں۔فرماتے ہیں:۔

1۔''اگر کوئی شخص خود کو خدا بنا دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ آدمی صراط مستقیم پر چلے گا''

(اردو ترجمہ صفحہ 52 ناشر ادارہ اسلامیات لاہور اشاعت اول نومبر 2002ء)

2۔''خواب میں کعبہ دیکھنے کی تعبیر خلیفہ اور وزیر اور رئیس ہے''(صفحہ 759)

3۔''اگر دیکھا کہ سورج اس سے بات کر رہا ہے تو اسے خلیفہ کی طرف سے رفعت حاصل ہوگی''

(صفحہ 513)

4۔''اگر کسی نے دیکھا کہ سورج مغرب سے طلوع ہو رہا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خفیہ چیزیں ظاہر ہو جائیں گی۔(صفحہ 515)

5۔''خواب دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں مہر ہے اور اسے وہ اپنے مالوں اور غلوں پر نشان لگا رہا ہے اگر وہ حکمرانی کا اہل ہے تو وہ حکمرانی پر فائز ہوگا''

(صفحہ 302)

6۔''سولی چڑھنا مصلوب کے لئے رفعت و بلندی کی دلیل ہے''(صفحہ 566)

7۔''خواب میں محراب کے اندر پیشاب کرنا ولد کی علامت ہے جو عالم فاضل ہوگا''(صفحہ 96)

8۔''خواب دیکھا کہ قبور کھول رہا ہے مگر مردوں کو باہر نہیں نکال رہا تو دلیل ہے اس کے مشکلات حل ہوں گے اور خوشخبریاں ملیں گی''

(صفحہ 900)

الغرض علم تعبیر رویا عجیب در عجیب اور غایت درجہ پراسرار علم ہے جو اہل اللہ اور اصحاب بصیرت پر ہی منکشف ہوتا ہے۔

جماعتی تصانیف پر نظر ثانی کے لئے مرکزی نظام

ڈائری مطبوعہ اخبار ''بدر'' 25 اکتوبر 1906ء کا گرانقدر اقتباس:

''18/اکتوبر 1906ء۔دہلی سے ایک دوست کی تحریری تحریک پیش ہوئی۔کہ اپنی جماعت کے بہت سے دوست سلسلہ کی تائید میں کتابیں لکھتے ہیں مگر ان کے چھپوانے کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا اس واسطے ایک سرمایہ کے ساتھ ایک کمپنی بنائی چاہئے اور ایک کارخانہ مطبع کا بنانا چاہئے۔جو کہ دہلی میں قائم ہو اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔کہ ہمیں ایسی کمپنی کے بنانے کی ثلج صدر نہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا انجام اچھا ہو۔بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں جو دینی علوم سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے ان کی تصانیف بجائے فائدہ کے ضرر رساں ہوتی ہے۔اس قسم کی تصانیف پہلے قادیان میں آنی چاہئے اور یہاں لوگ اس کو دیکھیں۔اور اس پر غور کریں کہ آیا وہ چھپنے کے قابل بھی ہے یا کہ نہیں۔اول تو اس قسم کے آدمی پیدا ہو جانے چاہئیں جو دینی علوم سے پوری واقفیت رکھنے والے ہوں۔عالم باعمل ہوں۔تاکہ ان کی تحریر اور تقریر کا دوسروں پر اثر بھی ہو سکے۔ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو کہ خدا کے واسطے کام کرے وہ کروڑوں آدمی سے بہتر ہے''۔

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

برصغیر پاک و ہند میں اولیاء کی دعوت الی اللہ اور دینی خدمات

اولیائے کرام اور صوفیا اللہ کی مخلوق کو راہ راست پر لانے کے لئے کسی حکومت کے دست نگر نہ بنے

قسط دوم آخر

مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب

حضرت معین الدین چشتیؒ

سلطان محمد غوری کی آمد پر یعنی بارھویں صدی عیسوی کے آخر تک سندھ اور پنجاب میں اسلام پوری طرح جڑ پکڑ چکا تھا اور جیسے بتایا گیا صوبہ جات متحدہ میں بہرائچ میں مسعود غازی کی زیارت گاہ بھی تھی۔ لیکن ابھی ان علاقوں میں اسلام کو حملہ آوروں کا ہی مذہب سمجھا جاتا تھا۔ اس کی روحانی عظمت اور معاشرتی فوائد سے یہاں کے لوگ بالکل بے بہرہ تھے۔ اس علاقہ میں اسلامی روحانی تجلیات کے انتشار کے لئے جس بزرگ کو دعوت الی اللہ کا شرف بخشا گیا وہ سلطان ہند سرخیل اولیائے برعظیم پاک و ہند خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ تصوف کے لحاظ سے جس نام کا ڈنکا سارے عالم اسلام میں آج تک بجتا ہے وہ حضرت غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ خود برعظیم میں قادری صوفیوں کا زور ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اس علاقہ میں تبلیغ دین اور دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنے میں کامیابی کا سہرا حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ اور ان کے سلسلہ کے سر ہے۔ آپ کا نام نامی حسن تھا اور سنجر کے رہنے والے تھے۔ ہندوستان آنے سے قبل حضرت عثمان الہیرونی سے بیعت ہوئے۔ جو چشتی سلسلہ کے ایک بزرگ تھے۔ بیعت کے بعد سیاحت کرتے ہوئے حج بیت اللہ کے لئے نکلے۔ مکہ معظمہ میں پہنچے اور وہاں پر آپ کو خواب میں آقائے نامدار رسول مقبول محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہندوستان میں توحید کا علم لہرانے کا ارشاد فرمایا۔ آپ عازم ہندوستان ہو گئے۔ اصفہان میں حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے بیعت لی۔ وہاں سے لاہور آئے اور کچھ عرصہ ٹھہرے تا کہ ہندوستان کی زبان سیکھ لیں۔ پھر دہلی کا رخ کیا۔ دہلی اس وقت راجپوتوں کا ایک اہم شہر تو تھا لیکن فرمانروا پرتھوی راج اجمیر میں رہتا تھا اس لئے وہی اس کی راجدھانی تھی آپ بھی 1192ء میں اجمیر چلے گئے۔ اگرچہ دہلی کا بھی آپ کو خیال رہا کہ تمام ملک کا سب سے بڑا شہر تھا۔ ادھر حضرت قطب الدین بختیار کاکی کو پیر کی صحبت سے مستفیض ہونے کا خیال آیا۔ چنانچہ اصفہان سے دہلی پہنچ کر انہوں نے پیر سے حاضر خدمت ہونے کی اجازت طلب کی۔ پیر نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کہ دلی مراد بر آئی۔ آپ نے ارشاد بھیجا کہ تم وہیں بیٹھ کر دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرو۔ ملاقات کا بھی اللہ تعالیٰ کوئی اور موقع پیدا کر دے گا۔ انہوں نے بھی لبیک کہا اور اس مجاہدہ کو پیر کی صحبت سے زیادہ اہم گردانا بعد میں خود حضرت معین الدین کسی غرض سے دہلی تشریف لائے تو پیر و مرید کی آنکھیں ایک دوسرے کو دیکھ کر ٹھنڈی ہوئیں۔ حضرت قطب الدین کی دعوت الی اللہ دہلی میں بہت کامیاب جاری تھی کہ جب حضرت معین الدین شیخ اسلام نجم الدین صغریٰ سے ملے تو انہوں نے شکایت کی کہ قطب الدین لوگوں میں اس قدر ہر دلعزیز ہے کہ لوگ اسی کی طرف مائل رہتے ہیں اور میرے مرتبہ کا ذرا لحاظ نہیں کرتے۔ مجھ سے بے اعتنائی کا سلوک کرتے ہیں۔ اس پر معین الدین چشتی نے اس خیال سے کہ کہیں حکومت اور ان کے سلسلہ رشد و ہدایت کے کسی اختلاف سے دعوت الی اللہ میں رخنہ نہ پڑے حضرت قطب الدین بختیار کاکی کو اپنے ساتھ اجمیر لے جانا چاہا تو بادشاہ التمش کو بھی اس کی خبر ہو گئی۔ اور یہ بھی علم ہوا کہ شہر میں بڑا اضطراب ہے۔ آخر پورا شہر جلوس کی صورت میں حضرت معین الدین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس کی قیادت خود بادشاہ کر رہا تھا۔ اور ملتجی ہوا کہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی کو دہلی سے نہ لے جائیں۔ پیر بزرگ نے بات مان لی اور نجم الدین صغریٰ کو بھی خاموش رہنا پڑا۔ (سیر الاولیاء ص54)

حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ ساتویں صدی ہجری کے مجدد تھے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے معروف خلیفہ حضرت فرید الدین گنج شکر تھے جو پاکستان میں پاک پتن میں مدفون ہیں۔ حضرت بختیار کاکی صاحب نے ہی آپ کو اس علاقہ میں دعوت الی اللہ کے لئے بھیجا تھا۔ ان کے دو معروف خلفاء ہوئے۔ ایک تو ان کے اپنے بھانجے حضرت علاؤالدین صابر تھے جن کو آپ نے سہارنپور کے علاقہ میں دعوت الی اللہ کے لئے بھجوایا۔ وہ کلیر میں مدفون ہیں۔

حضرت نظام الدین اولیاءؒ

دوسرے خلیفہ حضرت نظام الدین دہلوی ہوئے۔ ان کو سلطان الاولیاء بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لقب اس قدر مقبول ہوا کہ عرف عام میں نظام الدین اولیاء بھی کہتے ہیں اور بعض سلطان جی کے لقب سے ذکر کرتے ہیں۔

حضرت نظام الدین سارے ہندوستان میں بہت مشہور بزرگ صوفی ہیں۔ آپ پہلے داعی الی اللہ ہیں جن کا بعض شاہان وقت سے اختلاف ہوا۔ کیونکہ آپ نے ایک خانقاہ تعمیر کی جس میں ہر روز سینکڑوں زائرین آپ کے پاس آتے تھے۔ اس کثرت اژدحام کی وجہ سے بادشاہ اور علماء کو آپ کے ہاں سماع پر اعتراض تھا۔ بادشاہ کو فکر ہوئی کہ خانقاہ کے پردے میں سازشیں نہ ہوں۔ بادشاہ کی اس بدظنی نے بہت مشکلات پیدا کیں۔ آپ کی درباری زندگی سے لاتعلقی کے سبب آپ کی بے نفسی اور منصب طلبی سے نفرت کا اظہار تو ہوتا ہے لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہ تھا۔ آپ نے محسوس کیا کہ شاہ وقت سے چپقلش دعوت الی اللہ کے کام میں رخنے کا موجب ہوتی ہے۔ اس لئے اپنے خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین شاہ چراغ دہلی کو وصیت کر گئے کہ تم بادشاہ کے دربار سے صلح کر لینا۔ چنانچہ وہ محمد تغلق (1325ء۔1251ء) کے دربار میں جاتے۔ بادشاہ نے ان کو اپنی خدمت پر مامور کیا اور شاہی لباس پہنانے کی ذمہ داری ان کے سپرد کی۔ یہ کام ان کو گراں تو گزرتا تھا لیکن مرشد کی وصیت تھی سب کچھ برداشت کیا اور اس طرح ان مشکلات میں کمی آ گئی جو دعوت الی اللہ کے کاموں میں رخنے کا موجب ہو رہی تھیں۔ لیکن محمد تغلق کو یہ بدسلوکی مہنگی پڑی۔ نہ وہ خود تاریخ میں کوئی عظیم کامیاب بادشاہ گردانا جاتا ہے حالانکہ اس کی سلطنت دکن تک پہنچ گئی تھی اور نہ دہلی سلطنت کو وہ عظمت نصیب رہی جو اس سے پہلے تھی۔ بلکہ سلطنت زوال پذیر ہوتی گئی۔

حضرت امیر خسروؒ

اس دور کے ایک اور مقبول عام صوفی بزرگ حضرت امیر خسروؒ تھے۔ ثقافتی اعتبار سے ان جیسا صاحب طرز ادیب، شاعر اور فنکار سارے مسلم دور میں نہیں دکھائی دیتا۔ حضرت بختیار کاکیؒ۔ حضرت گنج شکرؒ اور حضرت نظام الدین اولیاءؒ کو سماع سے شوق تھا۔ چونکہ ہندوؤں میں تو یہ عبادت میں شامل ہے۔ اس لئے ان کی دلکشی کے لئے ان صوفیا نے یہ رنگ بھی اختیار کیا کہ ہندو ان کے قریب آئیں اور ان کی باتیں سنیں۔ فرق اتنا تھا کہ یہ لوگ اپنی قوالیوں میں حمد و نعت یا اپنے مرشد کی منقبت گاتے۔ سننے والے ہندو اس طرح اسلام کے قریب ہو جاتے۔ حضرت امیر خسروؒ نے ایسے گیت نظم کئے جو آج تک قوالیوں کی جان سمجھے جاتے ہیں۔ اس طرح ان کا بھی دعوت الی اللہ میں ایک حصہ ہو گیا۔

حضرت بہاؤالدین زکریاؒ

چشتیوں کے علاوہ ایک سہروردیہ سلسلہ ہے جو حضرت شہاب الدین سہروردیؒ سے متعلق ہے۔ برعظیم میں ملتان کے بزرگ حضرت بہاؤالدین زکریاؒ سے یہ سلسلہ شروع ہوا۔ ان کے بزرگ خوارزم سے ملتان کے پاس آباد ہوئے۔ کوٹ کروڑ میں ان کی پیدائش (1182ء) میں ہوئی۔ علم و سیاحت کا شوق بچپن سے تھا۔ اسی سیاحت کے دوران بغداد میں حضرت شہاب الدین سہروردیؒ سے ملاقات ہوئی اور ان سے بیعت ہوئے۔ اور خرقۂ خلافت لے کر واپس لوٹے۔ حضرت بہاؤالدین کے بعد ان کے بیٹے رکن الدین ابوالفتح نے سہروردی سلسلہ کو بہت فروغ دیا۔ اور کثرت سے ملتان کے لوگوں کو مسلمان کیا۔

ان سلسلوں کے علاوہ سندھ اور بہاولپور اور مغربی پنجاب میں اچہ کے بزرگوں کو دعوت الی اللہ کے مبارک کام کو ترقی دینے کی توفیق ملی۔ حضرت سید جلال بخاری۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت۔ سید راجو قتال کے نام تذکروں میں آتے ہیں۔

بنگال میں دعوت الی اللہ

بنگال میں سہروردی بزرگ شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ 1195ء میں پہنچے جبکہ مسلمانوں نے بنگال کو فتح بھی نہ کیا تھا۔ اور ایک ہندو لکشمن سین وہاں حکمران تھا آپ کی ذات میں ایسا اثر تھا کہ لوگ جوق در جوق آتے اور مسلمان ہو جاتے۔ ابن بطوطہ بھی حاضر ہوا اور کثرت سے ہندو مسلمانوں کے آنے کا ذکر اپنے سفرنامے میں کیا ہے۔ ان کے علاوہ ان کے ہم نام شیخ جلال سلہٹی بھی مشہور ہیں۔ ضلع سلہٹ کے گزیٹیر میں لکھا ہے کہ گویا سلہٹ کو سکندر غازی نے فتح کیا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس کی فوجوں سے زیادہ وہاں کے راجا گوبند کو شیخ جلالؒ کی کرامات نے بے بس کر دیا تھا۔ ان کے علاوہ چشتیوں میں سے سراج الدین عثمانؒ۔ شیخ علاؤالدین علاؤالحقؒ اور نور قطب عالمؒ شامل ہیں۔ نور قطب عالمؒ کے زمانہ میں ایک راجا گنیش نے مسلمانوں پر بہت ظلم ڈھائے۔ انہوں نے جونپور کے بادشاہ سلطان ابراہیم کو مدد کے

لئے بلایا۔ علاقہ فتح ہو گیا۔ گنیش معافی کا خواستگار ہوا۔ اس کا بیٹا جدو مسلمان ہو گیا۔ اس پر نور قطب عالمؒ نے سفارش کی کہ گنیش کی حکومت بحال رکھی جائے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ اور سلطان جلال الدین اور مظفر شاہ کہلایا۔ اس کے زمانہ میں اسلام کو بہت فروغ حاصل ہوا۔

(ریاض السلاطین ص 108 تا 110)

ان بزرگوں کی تبلیغ اور تربیت کے نتیجہ میں بنگال میں نومسلموں میں اللہ والے بھی پیدا ہوئے۔ ایک ہندو سرگی رشی مخدوم کنڈ بن گیا۔ اور بدھوں میں سے ایک مجوہ بازی گر مسلمان ہو کر ولی مخدوم صاحب کہلایا۔

(تاریخ بنگالہ مرتبہ سر جادو ناتھ سرکار جلد دوم ص 68 تا 70)

دکن میں دعوت حق

دکن میں اسلام ابتدا ہی میں پہنچ گیا تھا۔ کیونکہ سندھ کی فتح کے ساتھ ہی مسلمانوں کی بستیاں مغربی گھاٹ پر قائم ہونے لگی تھیں۔ غزنوی عہد میں بھی وہاں داعیان الی اللہ پہنچے۔ حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں بھی ترچنا پلی میں ایک سید سلطان مظہر ولی کا ذکر تذکروں میں ملتا ہے۔ یہ بزرگ ایران کے شہر ہرمز سے یہاں آ کر آباد ہوئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ اجمیری کی طرح آپ کو بھی مکہ میں جب آپ حج پر گئے ہوئے تھے خواب میں جنوبی ہند میں اشاعت اسلام کا کام سونپا گیا تھا۔ پہلے تلگھاٹ گئے اور جلد نومسلموں کا ایک گروہ اپنے گرد جمع کر لیا۔ جب ایک بڑھیا کے بیٹے کو وہاں کے راجا نے ظلم سے قتل کرنا چاہا تو آپ نے اور آپ کے مریدوں نے اس کو ظالم کے چنگل سے چھڑا لیا۔ اس واقعہ کے بعد آپ ترچنا پلی کی طرف ہجرت کر گئے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تعلق باللہ دعاؤں کرامات اور خدمت خلق کے ساتھ وقت کی مناسبت سے فتنہ وفساد اٹھائے بغیر مظلوموں کی مدد کے لئے کوشاں ہونے سے بھی دعوت الی اللہ کے کام کو تقویت پہنچتی ہے۔ جب دیکھا کہ ملک میں فساد یا مزید ظلم کے پھیلنے کا اندیشہ ہے تو بجائے اس کو بھڑکانے کے وہاں سے کنارہ کش ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔

حضرت گیسو درازؒ

چودھویں صدی عیسوی میں حضرت نظام الدین اولیاء کے دہلی میں خلیفہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی نے اپنے ایک مرید باصفا حضرت سید بندہ نواز گیسو درازؒ کو دکن بھیجا۔ اس زمانہ میں سلطان محمد تغلق نے سلطنت کی وسعت پذیری کی وجہ سے دار الحکومت دہلی سے دیوگری یا دولت آباد کو بنانا چاہا۔ بہت سے علماء ومشائخ اور اہل حرفہ کو وہاں بھجوایا۔ دولت آباد پایۂ تخت تو نہ بن سکا۔ البتہ مسلمانوں کی کافی بڑی جمعیت وہاں پہنچ گئی۔ ایک تو ان کی تربیت ضروری امر تھا دوسرے اس جگہ سنٹر بنا کر تبلیغ اسلام کا کام پھیلایا جا سکتا تھا۔ آپ نے دکن میں گلبرگہ میں قیام فرمایا۔ اور وہیں آپ کا مزار ہے۔

مغلیہ دور۔ اور حضرت شیخ مجدد الف ثانی

مغلیہ دور میں نقشبندیوں نے اس یلغار کا مقابلہ کیا جو اکبر (1556ء تا 1605ء) کی آزاد خیالی کی وجہ سے ہندوؤں کی طرف سے اسلام پر اور مسلمانوں کے خلاف کی گئی۔ اب ہندو مذہبی طور پر تو اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن ہندو رانیوں کے شاہی محل میں پہنچ جانے کی وجہ سے اور اکبر کی حکومت کے غیر مذہبی یا مذہب سے لاتعلقی کی پالیسی سے وہ ناجائز فائدہ ضرور اٹھا رہے تھے۔ ایسے موقع پر پھر اولیائے کرام میدان میں نکلے اور اکبر کی آزاد خیالی سے ہندو جو غلط مطلب لے رہے تھے اس کے خلاف مسلمان امراء کو بیدار کیا۔ یہ جمہوری دور تو تھا نہیں کہ عوام کو اکسا کر کوئی عوامی تحریک چلائی جاتی۔ اور نہ اولیاء سیاست کا کھیل کھیلا کرتے ہیں۔ ان کا مقصد تو تربیت کرنا ہوتا ہے۔ جوشیلی عوامی تحریک تعمیر سے زیادہ تخریبی بن جایا کرتی ہے۔ اس لئے حضرت باقی باللہ" اور ان کے خلیفہ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی" نے مسلمان امراء کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلائیں۔

خاص طور پر فرید خاں دیوان (پے ماسٹر جنرل) خان اعظم۔ صدر جہاں۔ خان جہاں اور عبدالرحیم خان خاناں کو خطوط لکھ کر اس فتنہ سے آگاہ کیا اور بتلایا کہ ہندو کتنے دلیر ہو گئے ہیں کہ مسجدوں کو مسمار کر کے مندر تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کو نماز اور عبادات سے روکا جا رہا ہے وغیرہ اور تم لوگ خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہو۔ ان مکتوبات کا اثر تھا کہ اکبر کو ہوش آیا اور آخر وقت میں اس کی غیرت جاگی۔ چنانچہ ایک خط میں حضرت مجدد الف ثانی نے لکھا تھا یہ سب کچھ ایسی حالت میں ہو رہا ہے جبکہ حاکم وقت ہم میں سے ایک ہے۔ یعنی ان تمام بدعنوانیوں کے باوجود جو اکبر سے سرزد ہو رہی تھیں انہوں نے اکبر کو کافر کہہ کر طیش نہیں دلایا بلکہ اس کے اسلام کو بیدار کرنے کی کوشش فرمائی۔ آخر کار فرید خان کی ہوشیاری سے جو اب عہدے میں ترقی کے بعد مرتضیٰ خان کے خطاب سے نوازا جا چکا تھا اکبر اور جہانگیر میں صلح ہو گئی۔ اکبر نے جہانگیر کو ولی عہد بنانے کا اعلان کر دیا۔ جبکہ جہانگیر کو بے دخل کر کے اس کے بیٹے خسرو کو ولی عہد بنانے میں اس کا ہندو ماموں راجہ مان سنگھ سرگرم عمل تھا۔ مسلمان امراء پہلے ہی جہانگیر کو اپنے ساتھ ملا چکے تھے۔ اور اس کو اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ وہ تخت پر بیٹھتے ہی وہ تمام باتیں منسوخ کر دے گا۔ جن سے اسلام کو نقصان پہنچ رہا تھا۔ اکبر بڑھاپے میں اب نام کا حکمران تھا۔ اور جونہی اس کی آنکھ بند ہوئی جہانگیر (1603ء تا 1627ء) کے ہاتھوں دین الٰہی کی تمام بدعنوانیوں کا خاتمہ ہو گیا۔

ایک زمانہ میں اسلام کے ساتھ جو ناروا سلوک ہو رہا تھا اس کی دو وجوہات تھیں۔ ایک بعض علماء کا اپنا کردار۔ دوسرے ہندوؤں میں بھگتی موومنٹ کے ذریعہ ہندومت کے احیاء کی کوششیں۔

ان علماء میں دو قسم کے درباری علماء شامل ہیں۔ اگر شیخ مبارک اور اس کے دونوں بیٹے فیضی اور ابوالفضل ذاتی اغراض کے لئے بادشاہ کی خوشامد میں لگے رہتے تو مخدوم الملک عبداللہ سلطان پوری شیخ اسلام صاحب نصاب ہوتے ہوئے زکوۃ نہ دیتے تھے اور صدر الصدور ملا عبدالنبی محکمہ قضا کے سربراہ ہونے کے باوجود بہت سی ناانصافیوں پر آنکھوں پر پٹی باندھے بیٹھے تھے۔ اور حکومت کے اس شعبہ میں رشوت کا بازار گرم تھا۔ حکومت میں ذمہ دار عہدوں پر فائز ہوتے ہوئے یہ دونوں سرخیل علماء دربار میں بادشاہ کے سامنے ایک دوسرے کے خلاف اس طرح الزام تراشی اور فتوے لگاتے جس سے بجائے حکومت میں سہولت اور بہتری کے بادشاہ کے لئے مشکلات پیدا ہوتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس بادشاہ کی نگاہ میں جو اجمیر آگرہ سے پاپیادہ سفر کرتا تھا۔ اور خود مسجد میں اذان دیتا تھا شعائر اسلامی اب بازیچۂ اطفال بن گئے تھے۔ اور اسلام کو بادشاہ کے ہندو نورتنوں اور دیگر غیر مسلم عمائدین سے خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔

اس محضر نامہ پر جس کی رو سے بادشاہ کو مجتہد کا درجہ دے دیا گیا تھا۔ ان علما کے دستخط موجود تھے۔ پھر بھی اس کے غلط استعمال پر دونوں نے آواز بلند کی لیکن اب پانی سر سے گزر چکا تھا۔ ان کی مخالفت اکبر کو اس کی بدعنوانیوں سے نہ روک سکی۔ البتہ اکبر کے ہاتھوں ذلیل اور قید وبند کی حتیٰ کہ موت کی صعوبتیں اٹھا کر انہوں نے کسی حد تک اپنے ابتدائی رویہ کا کفارہ تو ادا کر دیا۔ لیکن اسلام کو جو نقصان پہنچ سکتا تھا اب یہ کفارہ اس کو تو روک نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے لئے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی" نے دونوں محاذوں پر یعنی دین الٰہی اور بھگتی موومنٹ کے خلاف تجدید دین اور دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کیا۔ اور ایک ایسا طریق اختیار کیا کہ پھر جہانگیر اور شاہ جہاں کے عہد حکومت میں بھی کافی اصلاح احوال ہوئی اور اورنگزیب کے عہد میں تو اسلام محفوظ اور مامون دکھائی دینے لگا۔ چنانچہ جب اورنگزیب نے برعظیم پاک وہند میں فقہ اسلامیہ کی تدوین کی ضرورت محسوس کی تو اس میں حضرت مجدد صاحب کے جانشینوں اور نقشبندی علماء کا کافی دخل تھا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور آپ کی اولاد

اورنگزیب (1658ء تا 1707ء) کے بعد جب سلطنت مغلیہ رفتہ رفتہ زوال پذیر ہو رہی تھی تو جو خطرہ اکبر کے دربار میں اس کے ہندو درباریوں اور عبادت خانہ میں آنے والے غیر مسلم ناظرین اور علمائے سوء سے تھا۔ اب سارے ملک میں محسوس ہونے لگا۔ کہیں مرہٹے کہیں راجپوت اور کہیں سکھ سر اٹھا رہے تھے۔ اور پھر کہیں انڈیا کمپنی کے بڑھتے ہوئے اثر کے تحت عیسائی منادبھی جگہ جگہ اسلام کے خلاف زہر پھیلا رہے تھے۔ اس فتنہ کے مقابلہ میں جس ہستی نے کام کیا اس کا نام نامی امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (1703ء تا 1762ء) ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو حجۃ اللہ البالغہ اور دیگر تصانیف کے ذریعہ ان تمام خطروں سے آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ ان کا مقابلہ صرف روحانی اقدار کی بحالی سے کیا جا سکتا ہے۔ جس طرح حضرت مجدد الف ثانی" نے امراء کو خطوط لکھ کر اکبری دور کے فتنوں اور ان کے خطرات کا مقابلہ کرنے پر آمادہ کیا حضرت شاہ ولی اللہ" محدث دہلوی نے وہی کام عوام کو متنبہ کرنے سے کیا۔ اور اس کے مقابلہ کے لئے ان کو اس طرح تیار کیا کہ قرآن کریم کے تراجم کی بنیاد ڈالی۔ خود اس کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا۔ جو اس وقت عام پڑھے لکھوں کی زبان تھی اور عربی سے نابلد ہونے کی وجہ سے ان کو قرآن مجید کی تعلیم سے آگاہی نہ تھی اور وہ بھی علمائے سوء کے چنگل میں پھنسے ہوئے تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ کے صاحبزادوں شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر نے قرآن مجید کے اردو تراجم کئے۔ اور بڑے صاحبزادہ شاہ عبدالعزیز نے ایک طرف اپنے دادا شاہ عبدالرحیم" اور والد شاہ ولی اللہ" کے مدرسہ کو خوش اسلوبی سے قائم رکھا اور اپنے علم کلام سے اختلافی مسائل حل کرنے کی کوشش کی۔ تو دوسری طرف فقہ اسلامیہ کو بدلے ہوئے حالات پر تطبیق کرنے کی کوشش بھی کی۔ جس کی تدوین میں اورنگزیب کے زمانہ میں ان کے دادا بھی شریک رہے تھے۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بارہویں صدی ہجری کے مجدد بھی تھے۔

جہاں تک عیسائی پادریوں کی دریدہ دہنی کے مقابلہ کا سوال تھا اس کو ایسے ملا کف سے حل کیا کہ کم از کم وقتی طور پر تو الزامی جواب سے اسلام کا دفاع ہو گیا۔

لیکن اس میں شک نہیں کہ آنے والا خطرہ بہت بڑا اور عالمگیر خطرہ تھا۔ سیاسی غلبہ کے ساتھ عیسائیوں کی طرف سے ایسی مذہبی یلغار ہوئی کہ نہ صرف برصغیر پاک وہند بلکہ مصر، شام، عراق، مغرب اور دیگر بلاد اسلامیہ کے لئے ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ لیکن خانوادۂ ولی اللہ شاہ کی کوششیں قابل تحسین ہیں تا آنکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین حق کی اشاعت اور غلبہ کا عالمگیر نظام قائم ہوا۔ کم از کم برعظیم میں غیرت وحمیت اسلامیہ کے جذبہ کو تو انہوں نے برقرار رکھا۔

اپنے گھروں کی بھی صفائی کریں اپنی گلیوں کی بھی صفائی کریں۔ ان ڈھیروں کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں جو بدبو پھیلاتے ہیں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

ایک عہد کی آواز۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

اس عظیم خلیفہ کی یاد ہمیشہ دلوں کو منور کرتی رہے گی

فخر الحق شمس صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی عظیم الشان شخصیت کے گہرے انمٹ نقوش لئے، اعلیٰ اصولوں اور تربیت کے سائے تلے پرورش پانے والا، حضرت ام طاہر کی گود کا پالا، ان کے اخلاق کا پرتو، ایک عظیم انسان حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ہم سے جدا ہوئے۔ ان کی عظمتوں، بلند کردار، اخلاق اور کارہائے نمایاں کا اظہار کرنے کے لئے قلم کو سفحۂ قرطاس پر چلنے کی طاقت نہیں۔ نہ زبان انصاف کر سکتی ہے اور نہ قلم، جو عظمت آپ کو خدائے عظیم نے بخشی۔ اس کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔

سراپا محبت، رحمت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر، ایسی صداقت جس پر قدرت ثانیہ کی نہ مٹنے والی مہر ثبت تھی جو اس قدرت کا چوتھا باب تھے۔ ابتلاؤں کے دور میں سے کامیاب وکامران گزرے، ان کا ارادہ پہاڑوں کی طرح اٹل، صبر وتحمل ایسا کہ ہر طوفان کو روکنے اور ہر تلوار کو کند کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا، آپ ایک عہد کی آواز تھے جس کے قدم قدم الٰہی تائید ونصرت شامل رہی۔ آپ کے مناقب اتنے ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔ کتنے واقعات، فتوحات کے احوال اور حسین یادیں ہیں کہ امڈے چلی آتی ہیں۔ آپ ایسا ابر رحمت تھے کہ جو ہر قسم کی سرزمین پر برابر برسا اور ہر ایک کی رگ وپے میں سرایت کر گیا۔ آپ کی یاد ہمیشہ دلوں کو منور کرتی رہے گی۔

ہم اور ہمارے دور کی نسلیں اس عظیم ہستی کو بھلا نہ سکیں گی۔ آپ کے کارناموں کا احاطہ کرنا محال ہے۔ 21 سال کے دور خلافت میں کیا کچھ نہیں کر دکھایا جماعت کو فتوحات اور ترقیات کے بام عروج تک پہنچا دیا۔ ابتلاؤں، آزمائشوں اور مشکلات کے کٹھن راستوں سے ہوتے ہوئے پونے دو سو سے زائد ممالک میں خدا کا پیغام پہنچایا۔ اور مسیح موعود کی تعلیمات اور روحانی خزائن کو بانٹنے کا اہتمام فرمایا۔

جی ہاں آپ کے دور مبارک میں ہی تو متعدد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے۔ دعوت الی اللہ کی مہم بین الاقوامی پلیٹ فارم تک پہنچی جس کے نتیجہ میں کروڑوں دل جماعت کی طرف مائل ہوئے اور دین حق کی آغوش میں آسمائے، روحانی مائدہ یعنی ایم ٹی اے کے ذریعے جماعتی پیغام دنیا میں بسنے والے انسانوں کے گھروں تک پہنچایا۔ جی وہی خلیفۃ المسیح طاہر ومطہر رحمہ اللہ جنہوں نے جماعت احمدیہ کو عالمگیر بنانے میں اپنے دن رات ایک کر دیئے۔ موسم بدلتے رہے، دنیا کے عالمی منظر میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوتی رہیں، تاریخ اپنا سفر دھیرے دھیرے طے کرتی رہی، دشمن اور معاندین اپنی بولیاں بولتے رہے اور خوشی اور غمی کے بادل آتے رہے اور مرد قلندر، زمانے کے سکندر ہمارے محبوب اور جان سے پیارے آقا اپنے رب کی طرف سے مفوضہ امور بغیر کسی تعطل کے محنت شاقہ سے سرانجام دیتے چلے گئے۔

مختلف ممالک میں جماعت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے مسلسل محنت اور یکجہتی سے کام کیا۔ احباب جماعت سے ہزاروں میل کا فاصلہ اور راستے میں کئی دریا اور سمندر حائل ہونے کے باوجود اطاعت، محبت اور لگاؤ کم ہونے کی بجائے مزید بڑھا اور پختہ ہوا۔ محبوب خلیفہ نے جماعت کی تربیت ہی ایسے رنگ میں کی کہ ہر بچہ، بڑا، جوان، بوڑھا، مرد یا خاتون الغرض ہر شخص آپ کی محبت کا دم بھرتا اور آپ کے لئے فدائیت کا علم بلند کئے ہوئے تھا۔ زبان مبارک سے نکلا ہر لفظ تحریک یا حکم پر دل وجان سے لبیک کہنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا۔

پیارے آقا کی ہجرت برطانیہ کے بعد جماعت احمدیہ دنیا کے نقشہ پر بڑی تیزی کے ساتھ پھیلی۔ چند سالوں میں ہونے والے کام، گزشتہ سو برسوں میں نہ ہو سکے تھے۔ کثرت سے بیوت الذکر کی تعمیر اور مشن ہاؤسز کے قیام کے ذریعے مختلف ممالک میں جماعت کو مستحکم فرمایا۔ ان فتوحات کے ساتھ ساتھ ہمارے محبوب امام نے جماعت کی تربیت کی طرف ہمہ وقت توجہ رکھی۔ خاص طور پر مغربی ممالک میں مذہب وروحانیت سے دور جاتے ہوئے افراد خاص طور پر نوجوانوں پر گہری نظر ڈالی اور تربیت کے ذریعہ ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دیا۔ جہاں پیار ومحبت اور شفقت کے دریا بہائے وہاں ان کی تعلیم وتربیت میں بھی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ ایم ٹی اے پر ایسے پروگرام جاری فرمائے کہ آنے والی نسلیں ان سے فیضیاب ہوتی چلی جائیں گی۔ ترجمۃ القرآن کلاس، درس قرآن، مجالس عرفان، مختلف بولیاں بولنے والے احباب سے ملاقاتیں اور سوال وجواب اردو کلاس، چلڈرن کلاس وغیرہ ایسے پروگرام ہیں جن سے جہاں ایم ٹی اے کے آگے بڑھنے کے لئے راستے کھلے وہاں نئی نسلوں کو بھی صراط مستقیم ملا۔ الغرض مضبوط بنیادوں پر خلافت کی عمارت کھڑی ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عمارت کو کوئی خطرہ نہیں۔

آپ نے خلافت سے پہلے اور بعد میں زندگی کا ہر لمحہ ضائع ہونے سے بچایا، یوں کہنا چاہئے کہ بہت معمور الاوقات زندگی بسر کی۔ زندگی میں اتنی مصروفیت اتنے کام کہ غیر ملکی جریدے کے نمائندے بھی دانتوں میں انگلیاں دبانے پر مجبور ہو گئے اور اپنے مستقل کالم کا نام تبدیل کر کے لکھا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے صرف ایک دن میں زندگی بھر کے کام سمائے ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ کی زندگی سیدنا حضرت مسیح موعود کے اس الہام کی عملی تصویر تھی۔

انت الشیخ المسیح الذی
لا یضاع وقتہ

آپ کا مطالعہ غضب کا تھا۔ آپ نے بے حساب کتب کا مطالعہ کیا۔ انگریزی پر عبور اور اپنے زور خطابت سے غیروں کے منہ بند کرنے کا ملکہ خداداد تھا۔ بین الاقوامی فورمز پر دین حق کی صداقت کے متعدد خطابات، لیکچرز اور تقاریر اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپ قلم کے شاہسوار بلکہ اس دور کے سلطان القلم تھے۔ ہزاروں صفحات رقم فرمائے۔ عقل وفہم کے گھوڑے پر بیٹھ کر اس طرح چاروں طرف قلم کی تلوار چلائی کہ طاقتور دشمنوں کو بھی آناً فاناً پچھاڑ دیا۔ مذہب کے نام پر خون سے لے کر Revelation Rationality تک کی معرکۃ الآراء کتب رقم کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے۔

اے اللہ! تو ہمیشہ ہمارے محبوب اور جان سے پیارے خلیفہ کو اپنی رحمتوں کے سائے میں رکھنا، اپنے پیارے کے درجات بلند سے بلند کرتے چلے جانا۔ کس طرح اچانک ہی وہ ہم سے جدا ہو گئے۔ اے اللہ! راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو، لیکن دل مسلسل کیوں بے قراری میں مبتلا ہے۔ ایک سناٹا ہے، ہو کا عالم ہے۔ اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی خاص رحمتیں اور فضل درکار ہیں۔

تبصرہ کتب

نیا ایڈیشن

ربوہ فون ڈائریکٹری

نام کتاب: ربوہ فون ڈائریکٹری (نیا ایڈیشن)
مرتب وناشر: تنویر احمد علوی
سٹاکسٹ: رؤف بکڈپو ربوہ
تعداد صفحات: 304

ٹیلی فون اب گھر کی ضرورت بن چکا ہے۔ اس ایجاد نے دنیا کے فاصلے سمیٹ دیئے ہیں اور ہزاروں میل دور لوگوں سے گھر بیٹھے فون پر بات ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ٹیلی فون نمبر کا یاد ہونا لازمی ہے لیکن عالمگیر اور وسیع رابطوں کے پیش نظر تمام نمبر مستحضر نہیں رہتے جس کے لئے ٹیلی فون ڈائریکٹری نے مسئلہ آسان کر دیا ہے اور ہم اپنا مطلوبہ نمبر ڈائریکٹری سے تلاش کر سکتے ہیں۔

ربوہ جماعت احمدیہ کا مرکز ہونے کے ناطے ایک عالمگیر حیثیت رکھتا ہے۔ دنیا بھر کے احمدیوں کو اپنے عزیز واقارب سے رابطے کے علاوہ جماعتی دفاتر سے بھی استفادہ کرنا ہوتا ہے اور یہ رابطہ بذریعہ فون اور فیکس تیز اور آسان ترین ہے۔ اس کے لئے ربوہ میں پرائیویٹ سیکٹر احباب کی سہولت اور ضرورت کے پیش نظر ایک عرصہ سے ٹیلی فون ڈائریکٹریز شائع کرنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔

زیر تبصرہ ڈائریکٹری اپریل 2003ء میں منظر عام پر آئی جو خوبصورت رنگین ٹائٹل کے ساتھ تازہ ترین فون نمبر کی معلومات سے بھرپور شائع ہوئی ہے۔ اس ڈائریکٹری کی سب سے نمایاں اور ممتاز خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام فون نمبرز محض سیریلز کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ حروف تہجی کے اعتبار سے بھی شائع کئے گئے ہیں۔ اس خصوصیت کی وجہ سے اب آپ کو اپنا مطلوبہ نمبر تلاش کرنے میں بہت آسانی ہوگی۔

ڈائریکٹری کا آغاز انڈیکس کے بعد ایمرجنسی نمبرز سے کیا گیا ہے جس میں جماعتی اور سرکاری لحاظ سے ہر قسم کے ایمرجنسی نمبرز دیئے گئے ہیں اس کے

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34815 میں فہیم مبارکہ نعمان زوجہ افضل محمد نعمان قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 206 گرام مالیتی -/2160 یورو۔ حق مہر وصول شدہ -/1800 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فہیم مبارکہ نعمان زوجہ افضل محمد نعمان جرمنی گواہ شد نمبر 1 افضل محمد نعمان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 شفقت احمد ولد محمد سلیمان اختر جرمنی

مسل نمبر 34816 میں ریحانہ چودھری زوجہ مسعود احمد ورک قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ساڑھے اکیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-8-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100000 روپے۔ طلائی زیور وزنی 22 تولے مالیتی -/2250 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ریحانہ چودھری زوجہ مسعود احمد ورک جرمنی گواہ شد نمبر 1 مسعود احمد ورک خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبداللہ چودھری جرمنی

مسل نمبر 34817 میں وسیم احمد شاہد ولد مہر نیاز احمد اعظم قوم سیال سرگانہ پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ھیسن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-7-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1800 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وسیم احمد شاہد ولد مہر نیاز احمد اعظم جرمنی گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ چیمہ ولد شرف دین چیمہ جرمنی گواہ شد نمبر 2 سمیع اللہ فاروق ولد ڈاکٹر کریم اللہ صاحب مرحوم جرمنی

مسل نمبر 34818 میں حامدہ نجم بنت نصیر احمد نجم قوم جنجوعہ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-10-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی بالیاں مالیتی -/100 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حامدہ نجم بنت نصیر احمد نجم جرمنی گواہ شد نمبر 1 صوفی نذیر احمد وصیت نمبر 10091 گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد نجم والد موصیہ

مسل نمبر 34819 میں طارق سہیل ولد شیخ محمد بشیر آزاد مرحوم قوم شیخ پیشہ ڈرائیونگ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-9-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد محترم پلاٹ واقع مرید کے مالیتی -/125000 روپے تقریباً۔ 2۔ پلاٹ واقع نزد اسلام آباد رقبہ ایک کنال مالیتی -/55000 روپے۔ 3۔ پاکستان میں انعامی بانڈ مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 یورو ماہوار بصورت ڈرائیونگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طارق سہیل ولد شیخ محمد بشیر آزاد مرحوم جرمنی گواہ شد نمبر 1 عامر جمشید شیخ برادر موصی گواہ شد نمبر 2 غلام فاروق احمد ولد حفیظ احمد جرمنی

مسل نمبر 34820 میں مسرور محمود احمد ولد محمود احمد قوم جاٹ پیشہ کاروبار عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ھیسن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-9-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2557 یورو ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مسرور محمود احمد ولد محمود احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 محمد یعقوب ولد محمد ابراہیم جرمنی گواہ شد نمبر 2 محمد تقی ولد محمد صادق جنجوعہ جرمنی

مسل نمبر 34821 میں صائمہ احمد زوجہ مسرور محمود احمد قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-9-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 326 گرام مالیتی -/2608 یورو۔ 2۔ حق مہر -/4090 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صائمہ احمد زوجہ مسرور محمود احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 مسرور محمود احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 کاشف محمود ولد محمود احمد جرمنی

مسل نمبر 34822 میں جاوید اختر ولد عبدالحمید اختر قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایپل ہائیم جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کار مالیتی -/1500 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/900 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جاوید اختر ولد عبدالحمید اختر جرمنی گواہ شد نمبر 1 صوفی نذیر احمد وصیت نمبر 10091 گواہ شد نمبر 2 شکیل احمد بٹ وصیت نمبر 27210

مسل نمبر 34823 میں Bibi Najeeba زوجہ Naseem Bin Shams Taujoo قوم Taujoo پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماریشس بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 105 گرام 50 ملی گرام مالیتی -/45000 روپے۔ 2۔ حق مہر -/50900 روپے۔ 3۔ بینک میں نقد رقم -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Bibi Najeeba زوجہ Naseem Bin Shams Taujoo ماریشس گواہ شد نمبر 1 Naseem Bin Shams Taujoo خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Shams Taujoo وصیت نمبر 25366

مسل نمبر 34824 میں ظہیر احمد طاہر ولد لئیق احمد طاہر پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساؤتھ ہال U.K بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2002-8-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و

غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ظہیر احمد طاہر ولد لئیق احمد طاہر گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد طاہر والد موصی گواہ شد نمبر 2 دبیر الحق ولد ابوالمنیر نورالحق U.K

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ترکی میں شدید زلزلہ 160 افراد ہلاک

جمعرات کی صبح ترکی کے مشرقی صوبے بنگول میں شدید زلزلہ آیا جس کی شدت ریکٹر سکیل پر 6.4 تھی۔اس سے 7 عمارتیں منہدم ہوگئیں، مواصلات کا نظام درہم برہم ہوگیا۔140 طلبہ ملبے میں دب گئے۔اس سے مجموعی طور پر 160۔افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور سینکڑوں زخمی ہیں۔ مزید افراد کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے۔1971ء میں اس صوبے میں شدید زلزلہ آیا تھا جس سے نو سو افراد ہلاک ہو گئے تھے۔اس علاقے کی زیادہ آبادی کردوں پر مشتمل ہے۔

اسرائیل کے فلسطینیوں پر حملے 12 ہلاک

اسرائیلی فوج جسے بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں کی مدد حاصل تھی وہ فلسطینی شہروں الخلیل اور غزہ کے علاقے میں داخل ہوگئی اور شہری آبادی پر فائرنگ' گولہ باری کی اور بعض عمارتوں کو منہدم کر دیا اس سے ایک حماس لیڈر سمیت 12 فلسطینی شہید ہوگئے۔

مزدوروں کی بس ڈیم میں گر گئی 80 ہلاک

جنوبی افریقہ میں یوم مئی منانے والے مزدوروں اور ملک کی سب سے بڑی ٹریڈ یونین کے کارکنوں کی ایک بس کو حادثہ پیش آ گیا اور ڈرائیور بس پر قابو نہ رکھ سکا جس سے بس ڈیم میں جا گری اور اس سے 80۔افراد ہلاک ہوگئے۔

2005ء تک آزاد فلسطینی ریاست کا امریکی

منصوبہ مشرق وسطی میں پائیدار امن کیلئے امریکہ کی طرف سے پیش کئے جانے والا منصوبہ فلسطینی قیادت نے قبول کر لیا ہے جس کے مطابق 2005ء تک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کی راہ ہموار ہوگی۔تاہم اس منصوبہ میں اسرائیل نے بعض تبدیلیاں کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ منصوبہ امریکہ، یورپی برادری اور روس نے مشترکہ طور پر ترتیب دیا ہے۔ عالمی برادری کے اس منصوبے کی کاپیاں فلسطینی وزیراعظم محمود عباس اور اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون کو پیش کی گئی ہیں۔ فلسطینی قیادت نے اس منصوبہ کو تسلیم کر لیا ہے جبکہ حماس گروپ نے اس کو مسترد کر دیا ہے۔اس منصوبے کے تحت فلسطین اور اسرائیل دونوں کو ایک دوسرے کے حق کو تسلیم کرنا، فلسطینی غیر قانونی اسلحہ بازیاب کروانا، خودکش حملے بند کروانا شامل ہیں جبکہ اسرائیل غیر قانونی آبادکاری کو روکے گا، فلسطینیوں کی ملک بدری ان کے گھروں کے مسمار کرنے سے اجتناب کرے گا۔اس کے علاوہ اسرائیل غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے سے اپنی فوج واپس بلائے گا۔امریکہ فلسطینی وزیراعظم محمود عباس کو واشنگٹن مذاکرات کیلئے بلانے پر غور کر رہا ہے۔تاہم اس میں یاسر عرفات شریک نہیں ہوں گے۔

خلیج سے امریکی جنگی جہازوں کی واپسی

خلیج سے امریکی جنگی جہازوں کی واپسی شروع ہوگئی ہے اور وہ جاپان میں اپنے ہوم بیس روانہ ہوگئے ہیں۔ یو ایس ایس کٹی ہاک سے جہازوں کی واپسی شروع ہو گئی ہے۔تقریباً 70 طیارے، ہیلی کاپٹر نگران طیارے اور دیگر معاون طیارے خلیج فارس سے واپس جاپان پہنچے ہیں۔

سارس سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد

382 ہوگئی چین ہانگ کانگ تائیوان اور کینیڈا میں سارس کے مرض سے مزید 23۔افراد ہلاک ہوگئے ہیں جس سے سارس وائرس سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 382 ہو چکی ہے۔ چین میں اب تک 159۔افراد، تائیوان میں 78 ہلاک ہوئے جب اس مرض میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

بغداد پٹرول پمپ پر آتشزدگی سات ہلاک

بغداد میں ایک گیس اسٹیشن پر آتشزدگی کے نتیجہ میں کم از کم سات افراد ہلاک اور 20 زخمی ہو گئے ہیں۔

شام دہشت گردی کو ہوا دے رہا ہے

امریکہ امریکہ نے شام پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ دنیا میں دہشت گردی کو سپانسر کر رہا ہے۔امریکہ نے شام کو دہشت گرد ملک قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ دنیا میں اپنے کردار پر غور کرے۔شام نے لبنان کے ایک حصہ کو حزب اللہ کی مدد سے قبضہ میں لیا ہوا ہے۔امریکی ترجمان نے کہا کہ شام کو اپنے ماضی کے کردار پر غور کر کے مستقبل کی راہ متعین کرنی چاہئے۔

رمزفیلڈ کا دورہ افغانستان امریکی وزیر دفاع

ڈونلڈ رمزفیلڈ افغانستان کے دورہ پر کابل پہنچے ہیں۔ حامد کرزئی سے ملاقات میں کہا کہ افغانستان میں زیادہ مقابلہ ختم ہو چکا ہے اور جنگ تقریباً ختم ہوگئی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

شکریہ احباب و درخواست دعا

✿ مرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب جنرل سرجن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے دل کا بائی پاس کا مرحلہ خدا کے فضل سے احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل بخیر خوبی گزر گیا۔ابھی بحالی صحت کا دور جاری ہے۔ میں اپنے ان تمام احباب و دوست حضرات کا دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اپنی دعاؤں میں یاد رکھا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ نیز درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہوئے مکمل صحت عطا فرماوے تا کہ میں خدمت خلق کے قابل ہو سکوں۔

عطایا برائے گندم

✿ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 135-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ ربوہ)

درخواست دعا

✿ مکرم ہومیو ڈاکٹر نسیم اللہ خان باب الابواب کے والد ہومیو ڈاکٹر مبارک احمد خاں صاحب کی آنکھ کا آپریشن شیخوپورہ میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے اور تمام پیچیدگیوں سے بچائے آمین۔

✿ مکرمہ سرور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خادم حسین رند صاحب دارالرحمت غربی ہائی بلڈ پریشر و بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

✿ چوہدری محمد بوٹا مانگٹ صاحب آف مانگٹ اونچہ (حافظ آباد) جگر کی خرابی اور گردوں کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

✿ مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ جمیل احمد صاحب مرحوم دارالفضل ربوہ دل کے عارضہ کی وجہ سے زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر میں ہیں۔مگر کمزوری بہت ہے۔

✿ محترم منیر احمد خان صاحب ہمبرگ جرمنی سر درد کی وجہ سے تین چار مہینوں سے بیمار ہیں۔ بولنے میں بھی دشواری ہے۔ احباب سے جملہ مریضان کی شفائے کامل و عاجل کیلئے دعا کی درخواست ہے

بے کاری۔حقیقتاً خودکشی ہے

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

میں بار بار کہہ چکا ہوں۔کہ بیکار نوجوان کام کریں۔اگر روزانہ دو چار آنے بھی وہ کما سکیں تو ان کے مال کی زیادتی۔ اخلاق کی درستی اور ان کے والدین کے بوجھ کی کمی کا موجب ہوگا۔کاش میری اس نصیحت کی قیمت ہماری جماعت کے ذہنوں میں آ جائے اور ہزاروں نوجوان جو گھروں میں بیٹھے آئندہ کی خوابیں دیکھ رہے ہیں اور حقیقتاً خودکشی کر رہے ہیں۔اپنی بیوقوفیوں سے باخبر ہو کر اپنے پر اور اپنی جماعت پر بھی رحم کریں اللھم آمین۔

(روزنامہ الفضل 8/مارچ 1935ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

بقیہ صفحہ 5

بعد شعبہ میڈیکل کے تمام نمبرز درج ہیں۔اور پھر ہر قسم کے جماعتی اور سرکاری دفاتر کے نمبرز ہیں اور بعد ازاں بازار کے نمبرز پیشہ اور کاروبار کی نوعیت کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ درج کئے گئے ہیں صفحہ 47 تا 110 تک حروف تہجی کے لحاظ سے ربوہ میں لگنے والے تمام نمبر جو ڈائریکٹری شائع ہونے تک جاری ہو چکے ہیں جس میں 211000 کی سیریلز سے 215000 کی سیریلز کے نمبر بھی شامل ہیں۔محلہ جات کے لحاظ سے بھی فون نمبر دیئے گئے ہیں۔ مضافات ربوہ کے نمبرز اور پھر سیریلز ترتیب کے ساتھ شائع کی گئی ہیں۔ پاکستان کے شہروں اور دیہاتوں کے ٹیلی فون کوڈ نمبرز بھی سہولت کے ساتھ یعنی حروف تہجی اور سیریل وائز دونوں طرح شائع شدہ ہیں۔اس کے علاوہ انٹرنیشنل کوڈز حروف تہجی کے اعتبار سے اور بعض اہم سفارت خانوں کے فون اور فیکس نمبرز سہولت احباب کے لئے شائع کئے گئے ہیں۔ ذاتی فون انڈیکس کے لئے ڈائریکٹری کے آخر پر چودہ صفحات مخصوص کئے گئے ہیں جس میں نام، فون نمبر اور ای میل لکھ سکتے ہیں۔ محنت اور شوق کے ساتھ تیار کی گئی اس ٹیلی فون ڈائریکٹری پر مرتب و ناشر مبارکباد اور شکریہ احباب کے مستحق ہیں۔جن کی وجہ سے ربوہ کے تازہ ترین فون نمبرز تک آسان رسائی ممکن ہوگئی ہے۔

(ایم۔ایم۔طاہر)

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع و غروب

ہفتہ	3۔مئی	زوال آفتاب	12-06
ہفتہ	3۔مئی	غروب آفتاب	6-52
اتوار	4۔مئی	طلوع فجر	3-48
اتوار	4۔مئی	طلوع آفتاب	5-18

شجاعت مذاکراتی ٹیم کی سربراہی سے

دستبردار حکومت اپوزیشن مذاکرات کے ضمن میں ایک اہم پیشرفت ہوئی ہے اور مسلم لیگ (ق) کے مرکزی صدر چوہدری شجاعت حسین حزب اختلاف کے مطالبے پر مذاکراتی کمیٹی کی صدارت سے الگ ہو گئے ہیں۔ چوہدری شجاعت حسین نے ایک اخباری بیان جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ اس وقت جبکہ سیاسی مسائل کے حل کے سلسلے میں حکومت اور اپوزیشن کی جماعتوں کے درمیان مکالمے کی مثبت پیشرفت ہوئی ہے۔ بعض عناصر مذاکراتی کمیٹی میں میری صدارت کو ملک کا مسئلہ قرار دے کر مذاکرات کو سبوتاژ کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ میں اور میرے ساتھی ڈیڈلاک پیدا کرنے کی ہر سازش کو ناکام بنادیں گے۔ چنانچہ میں نے مذاکراتی ٹیم کی صدارت سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا ہے اب پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق وزیراعظم ظفر اللہ جمالی مذاکراتی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کریں گے۔ 11 رکنی مذاکراتی کمیٹی میں حکومت اور حزب اختلاف کی 8 بڑی جماعتوں کو نمائندگی دی گئی ہے۔

حکومت کو کوئی خطرہ نہیں

وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ حکومت اپنی پانچ سالہ مدت پوری کرے گی۔ اپوزیشن کے احتجاج کے باوجود حکومت کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اتحادیوں کی طرف سے وزارتوں کا مطالبہ یا حکومت کی طرف سے وزارتوں کی پیشکش کچھ لو اور دو کی پالیسی اور سیاسی عمل کا حصہ ہے۔ پولیس کالج سہالہ کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کی تقریب میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ضلعی حکومتوں کے نظام کے خاتمے یا اس کی بقاء کے حوالے سے فیصلہ وقت آنے پر کیا جائے گا۔ تھانہ کلچر کا خاتمہ ہماری حکومت کا یک نکاتی ایجنڈا ہے۔ عوام کی عزت نفس مجروح کرنے والے پولیس کے ناسوروں سے محکمہ کو پاک کردیں گے۔

پاک بھارت صورتحال خوفناک ہے

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمٹیج نے پاک بھارت صورتحال کو خوفناک قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وقت کا تقاضا ہے کہ بین الاقوامی سکیورٹی کے نظام کو کمزور ہونے سے روکا جائے اور ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ ختم کیا جائے۔ نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا جب آپ دیکھیں کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک ہزار میل لمبی سرحد ہے اور ان کی پچاس سالہ تاریخ دشمنی اور جنگوں سے عبارت ہے تو ان کا ایٹمی ہتھیار بھی حاصل کر لینا صورتحال کو واقعی نازک بنا دیتا ہے۔

واجپائی جمالی فون رابطہ سوچا سمجھا فیصلہ تھا

وزیر خارجہ خورشید قصوری نے کہا ہے کہ واجپائی جمالی ٹیلی فون رابطہ دونوں حکومتوں کا سوچا سمجھا فیصلہ اور اقدام تھا۔ جس کی بنیاد یہی ہے کہ جنگ کے بغیر کسی طرح مسئلہ کشمیر کا حل نکالا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے لاہور کے ایک مقامی اخبار سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ کشمیر نہیں بلکہ تمام مسائل بات چیت اور باہمی مذاکرات کے ذریعے حل کئے جائیں۔ مسئلہ کشمیر کا جو بھی حل نکالا جائے اس میں کشمیریوں کو بائی پاس نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو تمام اہم ایشوز کو باہمی مذاکرات کے ذریعے حل کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح سوچ کے تحت ہم اس سال کے دوران دوبارہ سارک کانفرنس بلا کر جو سال رواں کی آخری سہ ماہی میں متوقع ہو سکتی ہے۔ اس میں بھارتی وزیراعظم اور ان کے وزیر خارجہ کو آنے کی دعوت دیں گے۔ انہوں نے کہا بھارتی وزیراعظم واجپائی نے سری نگر میں سوچ سمجھ کر تقریر کی تھی جس میں پاکستان سے دوستی کا ہاتھ بڑھانے کی بات کی تھی۔ بھارتی وزیراعظم کے اس بیان میں قطعی طور پر دراندازی کا ذکر نہیں تھا۔ جو پاکستان، اس کے عوام، بھارتی عوام اور واشنگٹن کیلئے صحیح سوچ پر مبنی پروگرام تھا۔

مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے اہم پیشرفت

ہونے والی ہے آل پارٹیز حریت کانفرنس کے چیئرمین نے کہا ہے کہ بات چیت کیلئے سرکاری دعوت نامہ اسلام آباد سے نئی دہلی جائے یا نئی دہلی سے اسلام آباد پہنچے تاریخی عوامل اور حالات کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں ممالک کی قیادت آپس میں گفتگو کرے اور کشمیر کا مسئلہ حل کرے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم واجپائی کی طرف سے پاکستان کے ساتھ بات چیت کی خواہش کی روشنی میں مجھے یقین ہے کہ اب کشمیر کے مسئلہ کے حل کیلئے ٹھوس اور نتیجہ خیز پیشرفت ہونے والی ہے۔ تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ پیچیدگیوں کو ختم کرنے کیلئے وقت لگے گا۔

عوامی حقوق کیلئے مثالی کردار ادا کرینگے

وزیراعلیٰ سرحد نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی تفریق ختم کر کے صوبے کے عوامی حقوق کے تحفظ کیلئے ایک مثالی کردار ادا کرینگے۔ ہمارے لئے مسلم لیگ (ق)، مسلم لیگ (ن) اور دوسری جماعتوں کے ممبران اتنے ہی اہم ہیں جتنی ایم ایم اے کے ممبران کی اہمیت ہے۔ میں اپنی قیادت اور صوبے کے عوام کے اعتماد کو مجروح نہیں کروں گا۔ اور جیسے بھی حالات میں مجھے کھڑا ہونا پڑا میں کھڑا ہوں گا۔

پاکستان کیلئے 395 ملین ڈالر کی امداد کا

اعلان امریکہ نے پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن سٹیٹ قرار دیتے ہوئے 395 ملین ڈالر کی امداد دینے کا اعلان کیا ہے یہ امداد امریکہ اپنے 2004ء کے مالی سال میں دے گا جو اکتوبر 2003ء سے شروع ہو رہا ہے امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے سینٹ کی ایک سب کمیٹی کو اس سلسلہ میں بتایا کہ 4.7 ارب ڈالر کا انسداد دہشت گردی فنڈ ان ملکوں کو دیا جائے گا جو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں موثر کردار ادا کر رہے ہیں تاکہ وہ اپنی معیشت کو مستحکم، دہشت گردی کے خلاف مزید اقدامات اور سرحدوں پر کنٹرول کر سکیں۔

بش کی طرف سے پاکستان کے کردار کی

تعریف امریکہ کے صدر بش نے دہشت گردی کے خلاف پاکستان کے کردار کی تعریف کی ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے صدر مشرف اور پاکستان کے عوام بین الاقوامی دہشت گردی کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں یہ پاکستان کی طرف سے اس جنگ میں تعاون کی ایک مضبوط مثال ہے انہوں نے القاعدہ سے تعلق رکھنے والے چھ مشتبہ افراد کی گرفتاری کا بھی خیر مقدم کیا خصوصاً ولید محمد بن عطاش کی گرفتاری پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ قاتل اور القاعدہ کا ایک اہم رکن ہے ان گرفتاریوں پر میں پاکستان میں اپنے دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بلدیاتی قوانین میں ترامیم ہونگی

وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے سندھ کے دورہ کے دوران کہا ہے کہ بلدیاتی قوانین میں ترامیم ہوں گی جن کے بعد امید ہے کہ وزراء کے اختیارات میں اضافہ اور کافی حد تک ان کی شکایات دور ہوں گی۔ صوبائی وزراء دلجمعی اور ٹھنڈے دماغ سے سندھ کی خدمت کریں اور صوبے میں جہاں بھی جائیں وہاں ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کو ساتھ رکھیں اس عمل سے نہ صرف ان کے کام کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا بلکہ کولیشن بھی مضبوط ہوگا۔ وزیراعظم نے سندھ کو ضلعی حکومتوں کے نظام کی اصلاح کیلئے سفارشات وفاق کو بھجوانے کی ہدایت کی۔

صدر مشرف نے دہشت گردی کے خاتمہ

کا تہیہ کر رکھا ہے گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ دہشت گرد کبھی کسی کا دوست نہیں ہوتا چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو صدر مشرف نے اعلیٰ بصیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دہشت گردی کے خلاف عالمی طاقتوں سے مل کر اس کے خاتمہ کا تہیہ کر رکھا ہے انہوں نے کہا صدر مشرف سے ملاقات مثبت رہی۔ انہوں نے پنجاب کے عوام کو صحت، پینے کے صاف پانی اور تعلیم جیسی سہولیات کو یقینی بنانے کیلئے خصوصی ہدایات دی ہیں۔

پلاٹ برائے فروخت

میں اپنا پلاٹ نمبر 15-16/13 دارالعلوم غربی ربوہ (ملحقہ بیت السلام) فروخت کرنا چاہتی ہوں۔ خواہشمند احباب فون نمبر 212386 پر رابطہ کریں۔

سکری اور گرتے بالوں کا علاج

تیار کردہ ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض

مطب حمید (رجسٹرڈ)

- ہر ماہ 3-4-5 تاریخ حسب معمول کمات گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد فون: 041-638719
- ہر ماہ 6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ رحمان کالونی مکان نمبر P-7/C فون نمبر: 04524-212855-212755
- ہر ماہ 10-11-12 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد عطاء اسد سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4415845
- ہر ماہ 15-16-17 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 0451-214338
- ہر ماہ 23-24 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-60612
- ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-542502
- کرسچن ٹاؤن مین کورنگی روڈ نزد کورنگی بس ڈپو کراچی نمبر 31

باقی اوقات میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔

مطب حمید

نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون کلینک: 0431-891024-892571

سب آفس چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 0431-219065-218534

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29